محترم جناب مولانا صاحب،

السلام و علیکم!

انتہائی مودبانہ انداز سے آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا تھا جو کہ کاروبار کے متعلق ہے۔

میں نے ایک شخص سے ایک لاکھ روپے کسی اور کے کاروبار میں سرمایا کاری کرنے کیلئے لیے۔ اور اس شخص کو یہ بھی بتا دیا کہ اسکا سرمایہ خود استعمال نہیں کرونگا بلکہ کسی اور کے کاروبار میں لگاونگا۔

جس شخص کے پیسے میں لگا رہا ہوں اسکو اس بات سے آگاہ کر دیا کہ اس پیسے پر جو نفع ہوگا اس میں دونوں آدھے آدھے شراکت دار ہوں گے اسی طرح جو نقصان ہوگا وہ بھی آدھا آدھا دونوں برداشت کرینگے۔

پھر میں نے وہ سرمایا کاری کسی تیسرے شخص کے کاروبار میں لگا دی اور اس سے بھی اس صورت پر بات ہوئی کہ ان پیسوں پر جو بھی نفع آئیگا اس پر آدھا وہ رکھے گا اور آدھا مجھے دے گا اسی طرح اگر نقصان ہوا تو وہ بھی دونوں آدھا تقسیم کر لینگے۔

اس پوری صورتحال میں تین لوگ شامل ہیں۔ ایک وہ جس سے میں نے پیسے لیے، دوسرا وہ جس کو مینے پیسے دئیے کاروبار میں لگانے کیلئے اور تیسرا میں خود۔

اس میں نفع کی صورت یہ ہے کہ تیسرا شخص جسکے کاروبار میں سرمایا کاری کی ہے وہ نفع کا آدھا حصہ مجھ سے شئیر کریگا۔ پھر میں اس آدھے حصے میں سے آدھا اس شخص کو دونگا جس سے میں نے سرمایا کاری کرنے کیلئے پیسے لیے۔

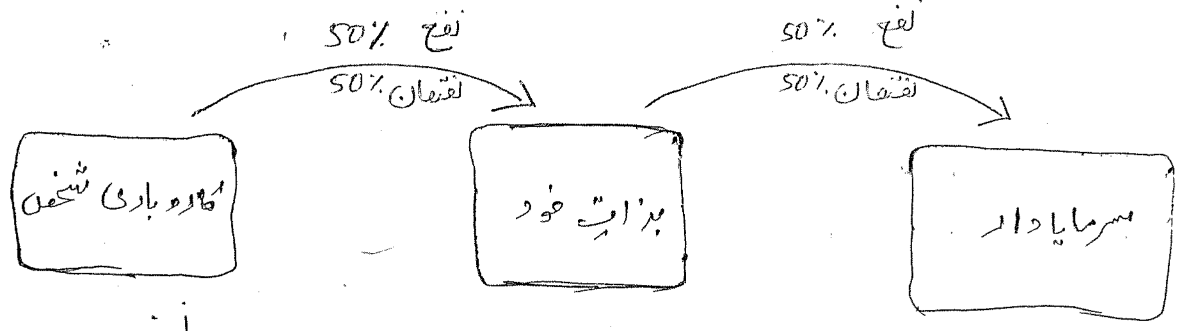

نفع

100 روپے ⟶ 50 روپے ⟶ 25 روپے

دار الافتاء

نقصان

100 روپے ⟶ 50 روپے ⟶ 50 روپے

میرا سوال یہ ہے کہ اگر اس طرح سے کاروبار کیا جائے تو کیا یہ صورت جائز ہے؟ اور اگر نہیں تو پھر جائز صورت کیا ہو سکتی ہے اور یہ کیوں جائز نہیں ہے۔

جزاک اللہ

السلام علیکم

اسد اللہ خان 0331-2780920

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

سوال میں ذکر کردہ معاملہ بحیثیت مجموعی درست ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ یہاں دو معاملے ہیں، ایک "مضاربت" کا اور دوسرے "شرکت" کا، چنانچہ آپ کا پہلے شخص سے آدھا نفع لینے پر ایک لاکھ روپے کسی دوسرے شخص کے پاس سرمایہ کاری کے طور پر لگانے کے لیے لینا فقہی لحاظ سے "مضاربت" ہے، پھر مذکورہ رقم سے کسی اور کے کاروبار میں آدھے نفع پر سرمایہ کاری کرنا، یہ معاملہ "شرکت" کا ہے، اور یہ دونوں معاملے شرعاً درست ہیں، البتہ واضح رہے کہ مضاربت میں مضارب اور رب المال (سرمایہ دار) کے درمیان نفع تو آپس میں طے شدہ فیصد کے حساب سے تقسیم ہوتا ہے، مگر نقصان کی صورت میں اگر واقعۃً مضارب کی کوئی کوتاہی نہ ہو تو ایسی صورت میں مالی نقصان صرف سرمایہ دار کا ہوتا ہے، لہذا مضاربت کے معاملے میں نقصان میں شرکت کی شرط لگانا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر مضارب کی طرف سے تعدی پائی جائے تو پھر اس پر ضمان آئے گا۔

الفتاوى الهندية (۴/ ۳۰۰)

وللمضارب أن يشارك غيره شركة عنان ويقسم الربح بينهما على الشرط وإذا قسم الربح بينهما يكون مال المضاربة مع حصة المضارب من الربح فيستوفي منه رب المال رأس ماله وما فضل يكون بينهما على الشرط هكذا في البدائع.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۵/ ۶۵۳)

(فإن أذن) المالك (بالدفع ودفع بالثلث وقد قيل) للأول (ما رزق الله فبيننا نصفان فللمالك النصف) عملا بشرطه (وللأول السدس الباقي وللثاني الثلث) المشروط

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۵/ ۶۵۶)

(وما هلك من مال المضاربة يصرف إلى الربح) ؛ لأنه تبع (فإن زاد الهالك على الربح لم يضمن) ولو فاسدة من عمله؛ لأنه أمين

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد ہارون

محمد ہارون خان عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/ذوالقعدہ/۱۴۴۰ھ

۲۹/جولائی/2019ء

الجواب صحیح

[signature]

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/ذوالقعدہ/۱۴۴۰ھ

۳۰/جولائی/2019ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد یعقوب

الجواب صحیح

[stamp: دار الافتاء ... فتوی نمبر ۶۷/۲۰۹۵ ...]

[stamp: مفتی ...]